

اتفاق اہل اسلام

لہذا الحمد کہ ان چیز کے خاطر سخت۔ آخر آمد زبیں پر وہ تغیر پدید
 خدایتعالیٰ کا ہزاران ہزار شکر ہے کہ اہل اسلام کے اتفاق نے جس کے ترسے میں
 ہمیت سے تھے اور سال گزشتہ ہوا اسکی تائید میں مصالحت آمیز اور اتفاق انگیز مضامین
 (ضمیمہ شائع السنہ ممبر جلد ۱۰ میں) اشاعت مذہب اسلام (ضمیمہ ممبر جلد ۱۰ میں)
 (و علیٰ ہذا القیاس) لکھتے ہوئے تھے جلوہ دکھایا اور ترقی خوانان اسلام کا شجرہ آرزو و مراد
 پہل لایا۔

و حلیٰ میں عاملین بالحدیث و عاملین بالفقہ و دونوں فریق کے علماء کا اس پر اتفاق ہوا
 کہ یقین کے لوگ مسائل فرعیہ خلاف (رضع الیدین۔ آمین بالجبر وغیرہ) کے سبب آپس میں
 بعض دغا و دغا دہر یا نہ کہیں بلکہ بجائے اسکی محبت و اتفاق پیدا کریں ان مسائل میں
 ہر ایک شخص اپنے مذہب کے موافق عمل کرے دوسرے کے فعل پر طعن و توہین عمل میں لا کر
 ایک دوسرے کے پیچھے غار میں اقتدار کرے۔ ان امور کے اختلاف پر ایک دوسرے
 کے پیچھے غار پڑنے سے انکار نہ کرے۔

ایک فریق کے مساجد میں دوسرے فریق کے لوگ غار پڑیں کوئی کسی مسجد سے غار پڑنے
 سے روکا نہ جاوے۔

یہ اتفاق اس سخت و تازیبا اختلاف کے بعد ہوا ہے جس پر پہلا شائع السنہ ممبر جلد ۱۰
 کے صفحہ ۱۸۶ میں افسوس ظاہر کیا تھا۔ الحمد للہ اس فساد کا دروازہ بند ہوا اور سچا کر
 اسکے اس اتفاق معدن اصلاح و وفاق کا نشان قائم ہوا۔

طریقہ یہ کہ یہ مصالحت بطور معاہدہ تحریر میں آئی اور محکمہ کشنری میں داخل ہو کر تصدیق
 ہوئی۔

چونکہ دہلی و دیگر امصار میں اکثر نا فہم لوگوں نے سایل فروعیہ میں تنازعات بمعنی ہر ایک کے طرح طرح کے اشتہار و سایل مشتہر کئے ہیں بار بار وہ اشتہار و سایل ہمارے نظر سے گذرے ہر چند بطور خود اسکا انتظام و ائٹلے چاہا مگر نادان لوگ باز نہ آئے اور خیف امور پر نوبت بعد ات پہنچائی ہر ایک فریق اپنے مخالف فریق کو گمراہ اور خارج از اہلسنت و الجماعت تقریراً و تحریراً کہنے لگا۔ اور با ہم فساد اور عناد پڑھتا گیا۔ اور پہلے فساد سے اور بلا و قصبات میں بھی نزاع و تکرار میں المسلمین واقع ہوئی اور نوبت بغیر حداری پہنچی۔ حالانکہ یہ اختلاف سلف صالحین سے چلا آیا ہے اور صحابہ کرام اور مجتہدین عظام میں فروعی سایل میں اختلاف رہا ہے لیکن باوجود اختلاف کچھ ان حضرات میں بغیر عناد و فساد نہ تھا۔ ایک دوسرے کو خارج از اہلسنت و الجماعت نہ سمجھتا تھا اور آپس میں محبت و اتحاد تھا اور آج کل لوگ انہیں فروعی سایل کے اختلاف کے سبب اتفاقی حرماتوں میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ کیونکہ ضد۔ اور کینہ۔ اور غیبت اور عداوت۔ اور فساد بالاتفاق حرام ہے۔ جن سایل مختلف فیہ میں اختلاف ہو وہ یہ ہیں۔ سباحت آب۔ آمین بالجہر فی الصلوۃ۔ رفع الیدین فی الصلوۃ۔ رفع سبائہ و دیگر سایل اختلافیہ۔ بعض نے انکو حرام سمجھا۔ اور بعض نے سنن مکرہ۔ غرض کہ جادو تہلک سے گذر گئے۔ ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز میں طعن و توہین سے پیش آکر اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے سچے بشرک عایت عدم مفصلات جائز ہے۔ پس جو شخص کہ اسکو منع نہ کیا جاوے اور اس کے سچے بلاشبہ نماز پڑھنی چاہئے۔ اور جو نکرے اس پر اعتراض نہ ہو۔ اور فاعل افعال مذکورہ اُسکے سچے نماز پڑھے اور آپس میں محبت اور اتحاد رکھیں۔ کوئی کسی کو برادر بد مذہب نہ جانے۔ مساجد میں کسی فریق کا کوئی فریق فریقین سے مانع و مزاحم نہ ہو جیسا کہ طریقہ سلف کا تھا۔ اور علحدہ متفرقین کا رہا ہے۔ عال بالحدیث اپنی طور پر عمل کرے اور عال بالفقہ اپنی طور پر۔ ہر ایک مسجد میں

ہر ایک اپنی سچائی لانے کا مجاز و مختار ہے۔ پس ہم سب اس بات کو اشتہار دیتے ہیں کہ ہر واعظ اپنے وعظ میں دلائل تکراری و مسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ فرماوین۔ البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اسکے دلائل اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اسکے دلائل بیان کئے جاوین۔ اور طعن و تشنیع کیا جاوے علیٰ بذالقیاس ہر موقع سحر بر سر کتب دلائل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوے۔ اور اب جو شخص کئی اشتہار یا کتب ایسے مضمون کا شائع کرے جہیں نہاہل یا اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان کی توہین شیعہ ہو اسکے تذکرہ کی حکام والہانہ سے استدعا کیجاوے۔ غرض کہ جو آفات و افساد اشتہارات و رسائل و تذکرہ راسمات و اقترا سے ہو رہے ہیں انکا انسداد بخوبی ہونا چاہئے کہ آئندہ ایسے تنازعات پیدا نہ ہوں۔ اور مسلمانوں کے قلب پر کینہ و عداوت بالکل جاتا رہے۔ اور جس شخص کو کسی مسئلہ کا دریافت کرنا منظور ہو اسکو اختیار ہے کہ خلاف وقت و عطف جس مولوی صاحب کے اسکو عقیدت ہو دریافت کر لے۔ اور یہ بھی اختیار ہے کہ کوئی سرے مولوی سے ہی دریافت کر لے لیکن منازعت و دکرار نہ کرے۔

سحر بر تاریخ نسبت و ششم ذیقعدہ روز جمعہ ۱۲۹۸ھ

امام فریاد

محمد یعقوب
۱۲۸۶ھ

ابو محمد زین
۱۲۹۰ھ

محمد حبیب اللہ
ابو الخیرات
۱۲۸۸ھ

منصور
امہ کان
۱۲۸۸ھ

محمد غلام اکبر خان
محمد علی السبکی
۱۲۸۹ھ

محمد زین
۱۲۹۰ھ

محمد عبد الحق
۱۲۹۰ھ

شیخ رسول اللہ
محمد بابا بہیم خان خادم
فاضل القضا
۱۲۹۱ھ

محمد الہی
محمد حمایت اللہ
جلیبی
۱۲۹۴ھ

مدیر مدرسہ فتح پور

انفس

محمد ۱۲۸۱
نذیر حسین

التقدين محمد حسين
٢٩٢
خادم شريعت



حفظ الله

حسین احمد حسن حنفی

٩٤
١٢
ابوالخير محمد يونس

عاشق علی

ح ع

۹۳

۱۲۹۸

17 90

محمد عبد المجيد
بقلم خود
ہتم مدرستہ القرآن

محکمہ شاہ
ہست درو و جہان

۱۲ ۸۴
عبدہ محمدیوسف



ابو نعیم محمد عبد الحکیم
لکھنوی عفی عنہ
بقلم خود

دستخط
محمد عبدالعزیز عبدالعزیز
مدیر مدرسه اسلامیہ محمد عبدالعزیز
بقلم خود

بقلم خود




۹۱ ۱۲
محمد علاء الدین

محمد رحيم نجيب
فهر المسعودى ١٧٤٩

مظفر الدولہ فیض رحمہ
حافظ محمد امیر الدین
علی خان بہادر شرجیہ

فقير محمد يعقوب عفی الله عنه
الذنب - ولد مولوی
کریم اللہ صاحب

سید محمد اسماعیل عفی عنہ
عظیم آبادی بہار
نظم خود

قادر بخش
تعلیم خود

محمد عبد

قادر بخش
نقلم خود

محمد عبد الرشید
نقلم خود
ولد مولوی عبد السلام

محمد سلیم اندید ایزنی
تعلیم خود

Signed and attested in my
presence and approved by all
19/11/81 (S^d $\frac{d}{n}$) G. G. Young
Comm $\frac{1}{n}$

نقل تحریرات علماء لاہور

سوال رفع یدین و آمین مفید نماز ہے یا نہیں۔ اور جو امام رفع یدین و آمین بالجہ کرے اسکے چھپر خفی المذہب کی نماز درست ہوتی ہے یا نہیں۔

جواب رفع یدین بروایت صحیحہ مفید صلوٰۃ نہیں و فی العالمگیریۃ دفع الیدین لا یفسد اور یہی حال آمین بالجہ کا ہے اور خفی المذہب کی نماز ایسے امام کے چھپر جو اصول میں اسکا مخالف نہ ہو اور فرغ میں اسکا مخالف ہو جسے شافعی مالکی حنبلی اور ان امور میں جو جو صلوٰۃ کے لئے خفیوں میں ضروری ہیں رعایت کرتا ہو درست صحیح و فی رد المحتار و امام الاقائد بالخالف فی الفرع کالشافعی فیجوز ما لم یعلم منه ما یفسد الصلوٰۃ علی اعتقاد المقدس و علیہ الاجماع۔

خليفة حميد الدين عفی عنہ

جواب رفع یدین و آمین مفید نماز نہیں۔ اور جو امام یہ کام کرے اسکے چھپر بالاتفاق ناجائز ہے اور جو رفع یدین کو عمل کشیر سمجھا گیا اور بنا علیہ اسکو مفید نماز ٹھہرایا گیا ہے یہ خفی مذہب میں شاذ قول ہے جبکہ علماء کا فتویٰ داعی و نہی ہے

ورجھا رہیں عن کشیر کے بیان میں کہہا ہے و فیہا خمسة اقوال اصمها ما لا یشک بسببہ الناظرین بعید فی فاعلہ انہ لیس فیہا فلا تقصد برفع یدیدہ فی التکبیرات الزوائد علی المذہب و ما روی من الفساد فشاذا لحطاً و میں کہہا ہے قوله فشاذا ای روایۃ و درایۃ لہن المختار فی العمل اکثر ما ذکرناہ لہما یقام بالیدین حنبلی عن المنع اور ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء مخالف میں لکھا ہے قال ابوالیسر اقتداء الحنفی بالشافعی غیر جائز لما روی مکی النسخی ان رفع الیدین فی الصلوٰۃ عند الركوع والرفع منه مفسد لانہ عمل اکثر

قال ابن الھمام واخذ صاحب الھدایة الجواز خلفھم من جهة الروایة
وقدم هذه الشذوذ ذلك وقد صرح بشذوذها فی النھایة والمختار فی
تفسیر العمل للکثیر مالوداء متخص من بعید ظنہ انه لیس فی الصلوة
وفی الذخیرة رفع الیدین لا یفسد الصلوة وكذا فی جامع الفتاویٰ ان مفسد
له یعرف قرية فیہا ورفع الیدین فی الوتر والعیدین سنة اجماعاً اور مولوی
عبدالحی صاحب لکھنوی نے اپنے رسالہ فواید بہیہ میں امام عصام بن یوسف سے
(جو حنفی اماموں سے ہیں اور امام ابو یوسف کے شاگرد) نقل کیا ہے کہ وہ نماز میں نہیں
کیا کرتے۔ پھر کہا ہے کہ نسخے فعل سے معلوم ہوا کہ حنفی مذہب میں رفع یدین نماز کا
مفسد نہیں ہے اور اس فعل کو حنفی اپنے مذہب سے خارج نہیں ہوتا چنانچہ کہا ہے دینی
طبقات القاری عصام بن یوسف روی عن ابن المبارک والثوری وشعبۃ
وكان صاحب حدیث یرفع یدیه عند الركوع وعند الرفع الراس منه انتھى
قلت یعلم منه بطلان رواية مكحول عن ابی حنیفہ ان من رفع یدیه فی الصلوة
فسدت صلوة اتی اغترابا میر کاتب الاتقا فی بہا کما میں فی ترجمہ فان
عصام بن یوسف وكان من ملازمی ابی یوسف وكان یرفع فلو كان لتلك
الروایة اصل لعلم بها ابو یوسف وعصام وسیاق التفصیل فی بطلان
تلك الروایة فی ترجمہ مکحول انشاء اللہ تعالیٰ ویعلم ایضاً ان الحنفی لو ترک
فی مسئلہ مذہباً ما بہ لقوة دلیل خلافہ لا یمخرج بہ عن رتبة التقليد فی جو
ترك التقليد الا ترى الى ان عصام بن یوسف ترك مذہب ابی حنیفہ فی
عدم الرفع ومع ذلك هو معدود فی الحنفیة ویؤیدہ ما حکاہ اصحاب الفتاویٰ
المعتمدہ من اصحابنا من تقلید ابی یوسف ما الشافعی فی طھارة القلتین -
یہہ رفیدین کی نسبت علماء کے اقوال میں لیا ہی آئین وغیرہ امور جو ایک مذہب میں

سنت ہیں اور رسول مریدین کے لئے ہر جائز عمل کے لئے کہا ہے کہ ایسے افعال کرنا جو ان کے
 پیچھے حنفی کی نماز درست ہو ملا علی قاری نے رسالہ افتاء مخالفین کہا ہے۔ ثم المنع
 المهتمه للمراعات في حق المخالف ان يتوضا من الفصد والحجامة وكذا الى ان قال
 لا ما مراعاة بعض الافعال التي هي سنة عند المخالف ومكروه عند غيره كرفع اليدين
 في حالة السجدة وكبحر البسملة واخفاؤها وبسط اليدين في الفتوة ونحوها وهذا
 مثالها ما لا يمكن الجمع بينهما ولا يتصور الخروج من عمدة خلافهما فكل يتبع مذهبه
 قد اعادة واصاب فيما افاده

قد اجابوا و اصاب فيما افادوا و اجاب

ابو عبد البر محمد غزنفر اللوديانى

الحسين بن محمد بن أبي سعيد

الجواب رفع اليدين لا يفسد الصلوة اذ من اعمال الصلوة كما ثبت بالاثبات
الصحيحة وكل ما كان من اعمال الصلوة لا يفسد الصلوة بل يصح الصلوة ولما
من قال من الحنفية ان رفع اليدين عمل كثير فقد اخطأ فان العمل الكثير شرطه
ان لا يكون من اعمال الصلوة بل يكون مما ينافي الصلوة ورفع اليدين من اعمال
الصلوة فكيف يستقيم كونه عملاً كثيراً فتدبر - وعلى هذا الاحتجاج الى احتياط معنى
من معاني العمل الكثير ونزجهم بعضها على بعض كما ذهب اليه من ذهب من العلماء
هذا هو طريق السداد دون دونه خراط القناد - كتب محمد عبد الحكيم الكاظمي اللاهيري
محمد صيب محمد ابراهيم العنزي - العبد المذنب - قد اصاب من اجاب علام الدقنوي

المجيب: محمد ابو عبد العزيز - العبد الرحيم - قد اصاب من اجاب علام القصدوى

اس اتفاق و تحریر کا نتیجہ جسکی طرف ہم خواص و عوام و رسول کے حکام کو توجہ دلانا چاہتے ہیں یہ ہے کہ دھلی و لاہور و دونوں شہر زمانہ قدیم سے اس وقت تک دارالعلم و دارالسلطنت جگہ قرار میں اور یہاں تک علماء ہر ایک شہر و مہندوستان و پنجاب میں فتویٰ و فیصلہ کے باب میں مستند و معتمد علیہ رہے ہیں۔ پس جب یہاں تک علماء و فریقین نے ان مسائل خدائیہ رفیعہ دین و دنیویہ میں یہ اتفاق و فیصلہ کیا ہے تو اس شہر کے خواص و عوام کو تقلیداً خواہ تحقیقاً اپنی متابعت و اقتداء میں یہ اتفاق و فیصلہ کیا ہے تو اس شہر کے خواص و عوام کو تقلیداً خواہ تحقیقاً اپنی متابعت و اقتداء

حکم مجبوریاً ابتدا الی عدالت کو منسوخ کرنا پڑا۔

© rasailojaraid.com

تکمیل

مضمون صالح

اس معاہدہ و تحریرات میں جو رعایت مفادات کی شرط لگائی گئی۔ اور اس شرط سے اعتدال مخالف کو بالاجماع صحیح کہا گیا ہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگر امام اُن امور کی رعایت کر لیا کرتا ہے جو مقتدی کے اعتقاد میں مفسد ناز ہیں۔ تو ایسے شخص کے پیچھے بالافتاء اقتدار صحیح ہے۔ اور اسی شرط پر دہلی میں معاہدہ ہوا ہے اور اس پر علماء و حنفیہ لاہور کا اتفاق ہے۔

اس تکمیل میں ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ اگر امام ایسا فعل کرے جو مقتدی کے خیال میں مفسد ناز ہو مثلاً امام فسد کر اگر بلا وضو جدید نماز پڑھا دے جسکو حنفی مقتدی مفسد ناز جانتا ہے یا شرمگاہ کو ڈھتہ لگا کر بلا تسبیح وضو امام بنجا دے جس کو شافعی مفسد خیال کرتا ہے تو ایسے امام کے پیچھے اس مقتدی مخالف کی نماز جائز ہوگی میں (گو حنفیہ دہلی و لاہور کا اتفاق نہیں ہے) سلف صالحین و ائمہ مجتہدین و ائمہ اربعہ وغیرہ کا کیا قول ہے ؟

ہمارے خیال میں سلف صالحین صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین کے نزدیک تو ایسے شخص کے پیچھے ہی مقتدی مخالف کی نماز ہو جاتی ہے۔ اور یہی امر حدیث صحیح سے ثابت صحیح عدم جواز صرف متاخرین کا قول سے سو ہی اتفاقی نہیں ہے۔ اکثر متاخرین قابل عدم جواز ہیں۔ بعض انہیں ہی قابل جواز اعتدال ہیں۔ وہ کہتے ہیں اس باب میں امام کے اعتقاد کا لحاظ ضروری ہے کہ آیا جو فعل وہ کرتا ہے اسکو اپنے خیال میں صحیح سمجھتا ہے یا نہیں اگر وہ اسکو صحیح سمجھتا ہے اور اسکی نماز اپنا اعتقاد میں درست ہے تو مقتدی کی نماز بھی اس کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ ان مسائل اختلاف میں خطا بالیقین ثابت نہیں ہوتی جبہ مخالف کی نماز کو جسکو وہ اپنا نزدیک صحیح سمجھتا ہے باطل قرار دیا جائے

کتاب مفتخر میں (جو حنفی مذہب میں بڑی معتبر کتاب ہے) مسئلہ عدم جواز اقتداء
 قال في الدر المختار قلت وهذا
 (ای عدم جواز الاقتدار) بناء على
 ان الغيرة لراي المقتدى وهو
 الاصح وقيل لراي الامام وعليه
 جماعة قال في النهاية وهو قيس
 وعليه فيصم الاقتداء وان كان
 الاحتياط

بناءً على اقتداء امام مخالف جائز ہے اگرچہ وہ امور معندہ کے (رعایت سے)
 احتیاط نہ کرے۔

طحاوی نے شرح درمختار میں اکثر متاخرین سے مقتدی کے اعتقاد کا اعتبار نہ نقل
 قال الخطاوی بعد ما نقل عن الامة
 (اعتبار لراي المقتدى وقيل لراي
 الامام وعليه الهنداني وجماعة
 في النهاية وهو قيس وعلي هذا
 وان لم يحط - وهكذا في النهر الفائق

ایسا بھی نہر الفائق میں صحیح
 جسوی نے شرح اشباہ والنظائر میں کہا ہے کہ ابو بکر رازی نے ذکر کیا ہے حنفی کا اقتداء
 ذکر ابو بکر الرازی ان اقتداء الحنفی فی
 التور بن یسلم علی راس کفتین یحوزون
 ہو مقتدی لولہ ان امامہ لم یخرج بسارہ
 سے اس شخص (شافعی وغیرہ) کے پیچھے جائز ہے
 جو ترکہ کی دو رکعت پر سلام پیرے حنفی
 مقتدی اسکے ساتھ مع اپنی ایک رکعت

عندہ (افہ مجتہد فیہ) کما لو اقتدی
بامام قد رعت ودای العمامۃ لا یستغیر
وضوئہ مع الاقتدار ان طہارۃ الکما
صحیحۃ عندہ وھو مجتہد فیہ -

باقیمانہ پڑھی کہ کر کیونکہ اسکا امام اپنی خیال
میں اس سلام سے ناز وتر سے خارج نہیں ہو
کیونکہ یہاں اختلافی اجتہادی ہے۔ جس پر اگر
وہ (حنفی مقتدی) اپنے امام کا اقتدا

کرتے جبکی تکسیر ہوئے اور وہ بلا وضو جدید ناز پڑھ لے اور وہ یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ تکسیر
سے وضو نہیں ٹوٹتا تو اسکے پیچھے حنفی کی ناز درست ہو کیونکہ امام کا وضو اسکے اپنی اعتقاد
میں قائم ہے۔ اور یہ امر بھی اختلافی واجتہادی ہے جس میں کسی جانب خطا کا یقین
نہیں ہو سکتا۔) تحقق حنفیہ کمال الدین ابن الہمام نے کہا ہے کہ ہمارے اوستاد صرح

امام ابو بکر رازی کے قول کہ وجہ اعتقاد
امام کو معتبر ہے (پسند کرنے اور فرائض
ناز کا متقدمین ائمہ سے مروی ہونا تسلیم
نہ کرتے یہاں تک کہ میں انکو امام محمد کی جگہ
کا بہرہ سجد جتا یا کہ جو لوگ اندھیری رات میں
انگل سے جنت قبلہ مقرر کر کے ناز پڑھیں اور
ہر ایک کسی کسی جانب موہنے کر لے اور وہ سب
ایک امام کے مقتدی ہوں تو انکی نسبت اس
کتاب کا یہ حکم ہے کہ جو شخص امام کا حال جاننا ہو

قال الشیخ محقق الحنفیہ کمال الدین ابن
الہمام وکان شیخنا صلاح الدین
قول الرازی وانکر انیکون فذلک الصلوات
بذلک مروی عن المتقدمین حتی کثر
بمسئلة الجامع فی الذین یخروا فی اللیلۃ
المظلمۃ وصلی کل الی جہۃ مقتدین
باحدھم فان جواب المسئلۃ ان
علم منہم بحال امامہم فسدت
صلوئہ لا اعتقادہ ان امامہ علی الخطأ

(کہ وہ سمت قبلہ پر نہیں) اسکی ناز صحیح نہیں ہے کیونکہ اسکے اعتقاد میں اسکا امام
خطا پر ہے۔

اس قول ابن الہمام سے اگرچہ یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بعض سائل میں اعتقاد مقتدی کا
تغیر ہونا امام محمد سے مروی ہے مگر ساتھ اسکو یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ خاصکریہ اقتدا

غیر محتاط ہیں ان ائمہ سے کچھ مروی نہیں ہے اگر کچھ اس باب میں ان سے مروی ہوتا تو شیخ ابن الہمام کے دستاویز الہدیین اس سے انکار نہ کرتے۔ اور شیخ ابن الہمام بھی اس انکار کے جواب میں یہ مسئلہ تحریری قسبہ کے پیش نہ کرتے۔ بلکہ خاص اسی قول کو پیش کرتے۔ ومع ہذا جو کچھ ابن الہمام نے ان کے انکار کے مقابلہ میں پیش کیا ہے اور اس سے اور بزرگ خود اعتقاد مقتدی کا ملحوظ ہونا امام مجتہد سے ثابت کیا ہے پہلے مرتبہ فیہ سو کچھ تعلق نہیں رکھتا اور اسکی تائید کرتا ہے کیونکہ اس میں ایک امر قطعی الثبوت (استقبال کتبہ) میں امام مقتدی کے مخالفت کے حکم کا بیان ہے جب میں مقتدی اپنے امام کو یقیناً خطا سمجھتا ہے اور متنازع فیہ امام مقتدی کے ایسے اجتہاد میں امور میں مخالفت کا حکم جو حرجین خطا و امام بالیقین معلوم نہیں ہو سکتی) اسی نظر سے ملا علی قاری نے رسالہ اقتداء بالائمام میں ابن الہمام کے اس قول کو نقل کر کے اسکا یہی جواب دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ

ولجب عن هذا بان فساد صلوٰۃ
المقتدی فی مسئلۃ التحریر الیستلزم
فساد صلوٰۃ فیما ذکرہ الرازی لان
المقتدی فی الصلوٰۃ لا ولی یعتقد
ان ائمہ اخطا فیما هو قطعی الثبوت فی کمالہ
وہو استقبال القبۃ فی الثانیۃ بعینہ
امامہ اخطا فی امر ظنی مجتہد فیہ
فشتان بدھما۔ (رسالہ اقتداء بالائمام علی قاری)

یہ ائمہ حنفیہ کے اقوال کی نقل ہے۔ اور جواب اب میں صحابہ و تابعین و ائمہ ثلاثہ امام مالک وشافعی و احمد بن حنبل وغیرہ کا تو انہیں منقول ہے وہ کتاب غلام زر کشی اور فتاویٰ شیخ ابن تیمیہ میں منقول ہے کما حاصل کتاب فی السدید ابن ہذا فرخ کی میں موجود ہے۔ یہ مقام اسکی نقل اصل سے قاصر ہے۔

اور جو اسباب بیان شدہ مروی ہو وہ صحیح بخاری کتاب امامت میں امام و ائمہ میں مذکور ہے اور جو اسباب بیان شدہ مروی ہو وہ صحیح بخاری کتاب امامت میں امام و ائمہ میں مذکور ہے اور جو اسباب بیان شدہ مروی ہو وہ صحیح بخاری کتاب امامت میں امام و ائمہ میں مذکور ہے